Regd No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹ ؍

اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم چہارشنبہ

۱۶؍ جمادی الاوّل ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۰؍

جلد ۴۸/۱۳ ۔ ۱۸؍ نبوت ۱۳۳۸ہش ۔ ۱۸؍ نومبر ۱۹۵۹ء ۔ نمبر ۲۷۲

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہٗ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

کل ضُعف اور اعصابی کمزوری کی شکایت رہی اسوقت بے چینی کی تکلیف ہے

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۷؍ نومبر بوقت پونے دس بجے صبح۔

کل حضور کی طبیعت بوجہ ضعف اور اعصابی کمزوری خراب رہی۔ رات نیند کم آئی۔ اسوقت بے چینی کی تکلیف ہے احباب جماعت التزام کے ساتھ اپنے رب کے حضور دعاؤں میں لگے رہیں۔ تا وہ قادر خدا اپنے خاص فضل سے حضور کو کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

خاکسار (ڈاکٹر) مرزا منور احمد۔ بوقت پونے دس بجے صبح۔ ربوہ ۱۷؍ نومبر ۵۹ء

حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت

ربوہ ۱۷؍ نومبر۔ کل حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو کچھ درد کی تکلیف رہی۔ احباب جماعت وصحابہ کرام کی خدمت میں دعاؤں کی درخواست ہے۔ (خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد)

مصر کے صحافی السید محمد عودہ اور ڈاکٹر فوزی خلیل کی ربوہ میں آمد

پُرتپاک خیر مقدم اور دعوت عصرانہ

ربوہ ۱۷؍ نومبر کل بعد دوپہر مصر کے ایک صحافی السید محمد عودہ جو قاہرہ کے مشہور اخبار "الجمہوریہ" کے ایڈیٹوریل سٹاف کے رکن ہیں، ربوہ تشریف لائے۔ ڈاکٹر فوزی حسن خلیل بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ جو عرب جمہوریہ متحدہ کی طرف سے عربی زبان کی تعلیم و ترویج کے لئے پاکستان آئے ہوئے ہیں۔ اور ان دنوں پنجاب یونیورسٹی میں عربی کے پروفیسر ہیں۔ ہر دو معزز مہمانوں کا پرتپاک خیر مقدم کیا گیا بعد نماز عصر محترم چوہدری محمد ظفراللہ خانصاحب کی کوٹھی بیت الظفر کے لان میں معزز مہمانوں کے اعزاز میں ایک دعوت عصرانہ دی گئی۔ جس میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے متعدد ناظر و وکلاء صاحبان اور دیگر بزرگان سلسلہ و علمائے کرام کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر نے بھی شمولیت فرمائی۔ اور مہمانوں سے تبادلۂ خیالات کیا۔ اس موقعہ پر تلاوت قرآن کریم کے بعد جو انڈونیشین طالب علم منصور احمد صاحب نے کی۔ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر۔ نائب وکیل التبشیر نے معزز مہمانوں کی خدمت میں عربی میں ایڈریس پیش کیا۔ ایڈریس میں مہمانوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے انہیں جماعت احمدیہ سے متعارف کیا گیا۔ اور اس سلسلے میں بیرونی ممالک میں تعمیر مساجد۔ مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم اور تبلیغ کے ذریعے جماعت احمدیہ اسلام کی جو خدمات سرانجام دے رہی ہے اس کا مختصراً ذکر کیا گیا۔ ایڈریس کے جواب میں دونوں مہمانوں نے مختصر طور پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

الاستاذ سید محمد عودہ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ میرے پاکستان آنے کا مقصد یہ ہے کہ یہاں کے حالات کا جائزہ لے کر پاکستان اور عرب جمہوریہ متحدہ کے درمیان مزید گہرے روابط پیدا کرنے میں مدد دوں۔ آپ نے کہا کہ دونوں اسلامی ملک مل کر دنیا کے موجودہ حالات میں نہایت اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جماعت احمدیہ کے مرکز ربوہ میں آنا بھی میرے پروگرام کا ایک اہم حصہ تھا جسے میں آج پورا کرتے ہوئے دلی خوشی محسوس کر رہا ہوں۔ آخر میں آپ نے فرمایا اسلام ایک جامد مذہب نہیں ہے۔ وہ پہلے بھی کئی ایک مادی فلسفوں کا کامیابی سے مقابلہ کر چکا ہے۔ ہمیں آج بھی متحد ہو کر یہ ثابت کر دینا چاہیئے کہ اسلام اس زمانہ میں بھی ایک زندہ طاقت ہے۔ جو زمانہ کے تقاضوں کو پورا کر سکتا ہے۔ آخر میں آپ نے اہل ربوہ کا شکریہ ادا کیا۔

پروفیسر فوزی خلیل نے اپنی تقریر میں عربی زبان کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ یہی ایک زبان ہے۔ جو رنگ اور نسل کے فرق کے باوجود عالم اسلام میں اتحاد و یگانگت پیدا کر سکتی ہے۔ اہل پاکستان کو بھی اس زبان کی ترویج و اشاعت میں نمایاں حصہ لینا چاہیئے

جرمنی ترجمۂ قرآن مجید کا نیا ایڈیشن شائع ہوگیا

مکرم شیخ ناصر احمد صاحب کا سوئٹزرلینڈ سے برقیہ

ربوہ ۱۷؍ نومبر بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جرمنی زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ کا نیا ایڈیشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے شائع ہوگیا ہے۔ الحمد للہ۔ اس سلسلے میں مکرم شیخ ناصر احمد صاحب انچارج سوئٹزرلینڈ مشن کی طرف سے جو برقیہ موصول ہوا ہے۔ اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

زیورچ ۱۶؍ نومبر۔ جرمنی ترجمہ قرآن کریم کا نیا ایڈیشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے چھپ کر شائع ہوگیا ہے۔ ترجمہ چھاپنے والی فرم کے ڈائریکٹر نے بدھ کے روز پہلی کاپی مجھے بطور تحفہ دی

اس تقریب کی خبر ہیگ کے پریس نے نمایاں طور پر تصاویر کے ساتھ شائع کی۔

(ناصر احمد)

درخواست دعا

مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر مبلغ ماریشس لکھتے ہیں کہ ان کے مقدمہ کی سماعت ۱۱؍ نومبر ۵۹ء سے شروع ہے۔ وہ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں مقدمہ میں کامیابی عطا کرے اور انکی تمام مشکلات دور فرمائے۔ (وکالت تبشیر)

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ ‏ مورخہ ۱۸ نومبر ۱۹۵۹ء

باطل کے مقابل

وہ احباب واقعی بڑے خوش نصیب ہیں جنہوں نے تحریک جدید کے گذشتہ وعدے پورے کر دئے اور جو نئے سال کے وعدے کرنے میں بھی سابقون الاولون کا مقام حاصل کر چکے ہیں۔ پھر وہ دوست اور بھی خوش نصیب ہیں۔ جنہوں نے نئے سال کے وعدے ہی نہیں کئے بلکہ وعدوں کے ساتھ ہی انہیں پورا بھی کر دیا۔ ایسے دوست نہ صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے سرخرو ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی بیش از بیش برکات کے بھی حامل ہیں۔

تحریک جدید کا وعدہ سال میں صرف ایک بار ہوتا ہے۔ ایک سال میں ایک احمدی جو احمدیت کے تقاضوں کو جانتا ہے صرف ایک بار اپنی حلال کی کمائی میں سے حسب استطاعت اپنے مال کا ایک قلیل حصہ قربانی کرتا ہے۔ اور ہر ایک احمدی جانتا ہے کہ یہ روپیہ غیر مسلم ممالک میں باری تعالیٰ کی توحید اور آنحضرت صلعم کی رسالت کی تبلیغ و اشاعت میں صرف ہوتا ہے۔

اس زمانہ میں جماعت احمدیہ نے اللہ تعالیٰ سے عہد باندھا ہوا ہے کہ وہ اس کی تبلیغ ساری دنیا میں گھر گھر اور فرد فرد تک پہنچائیں گے۔ اور ان تمام سعید روحوں کو جو کرۂ ارض پر بکھری ہوئی ہیں نئی زندگی کا وہ پیغام پہنچائیں گے۔ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم اور اسوۂ حسنہ محمدیؐ میں دنیا کو دیا ہے۔ جس طرح گذشتہ ہر زمانہ میں یہ خدمت اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں کے سپرد کرتا چلا آیا ہے اس آخری زمانہ میں اس نے اپنے ایک برگزیدہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سپرد کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم پر سر تسلیم خم کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کام کی سرانجام دہی کے لئے جیسا کہ اس کی قدیم سے سنت ہے۔ آپ کو مخلصین کی ایک جماعت بھی عطا کی۔ تاکہ اس عظیم امانت کو مستحقین تک پہنچایا جائے۔

اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے کندھوں پر کیا بوجھ ہے۔ تصور کیجئے جماعت احمدیہ نے اس کرۂ ارض کے طول و عرض میں پھیل کر اللہ تعالیٰ کے آخری پیغام کو پہنچانا ہے۔ اور اس وقت دنیا کی اقوام کا جو عالم ہے۔ اس کا بھی تصور کیجئے! آج یہ حالت ہے کہ کفر و الحاد تمام پہلے زمانوں کی نسبت نہایت منظم طور پر تمام اقوام عالم کے معاشرہ پر چھا گیا ہوا ہے اور وہ اقوام بھی جو کبھی مذہب کی دلدادہ اور خدا پرست کہلاتی تھیں وہ بھی آج الحاد کے حملہ کی شکار ہو گئی ہیں۔

مغرب سے لے کر مشرق تک تمام مذاہب کی بنیادیں کفر و الحاد کے اس عالمگیر حملہ سے متزلزل کر دی ہیں کیا سرمایہ دارانہ جمہوریت اور کیا اشتراکیت اور کیا فاشزم یہ سب کی سب تحریکیں مذہب کی دشمن اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کو (نعوذ باللہ) ختم کرنا چاہتی ہے آج دنیا کی ذہنیت پر ابلیسیت نے اتنا اثر جما لیا ہوا ہے کہ تمام اقوام کے گذشتہ برگزیدوں کی عزت و تکریم تو کجا ان کا نام لینا بھی پسند نہیں کیا جاتا اور ان کو رجعت پسند اور خدا جانے کس کس نام سے پکارا جاتا ہے زندگی کو صرف ورلی دنیا تک محدود سمجھ لیا گیا ہے۔ اور ہر مسئلہ حیات صرف مادیاتی نقطۂ نظر سے حل کیا جاتا ہے۔ روحانیت کا نعوذ باللہ تمسخر اڑایا جاتا ہے

آج وہ زمانہ ہے کہ آج کے نمرودوں شدادوں اور فرعونوں کو دیکھکر گذشتہ نمرود۔ شداد اور فرعون شرم کے مارے سر جھکا لیں۔ آج تمام دنیا کے کناروں پر انہیں لوگوں کا قبضہ ہے۔ وہ جس طرح چاہتے ہیں دوسری اقوام عالم سے سلوک کرتے ہیں۔ انہوں نے دنیا کو اپنا جسمانی ہی نہیں بلکہ ذہنی غلام بنا لیا ہوا ہے۔ تمام دنیا کو جس طرح چاہتے استعمال کرتے ہیں۔ جو بات چاہیں وہی سب کو ماننی پڑتی ہے انسانی عقل پر ان کی اجارہ داری ہے انسانی جذبات سے وہ جس طرح چاہیں کھیلتے ہیں۔

ان کے مقابلہ میں خدا پرستوں کی یہ حالت ہے کہ بالکل دم بخود ہیں کیونکہ دنیا کی تمام مادی پیداوار پر انہوں نے قبضہ کر رکھا ہے۔ خدا پرستوں کی مادی زندگی کی باگ ڈور بھی انہی کے ہاتھ میں ہے انسان انکے ہاتھوں میں محض پتلیاں بن گئے ہوئے ہیں۔ جس طرح چاہتے ہیں ان کو نچاتے ہیں آج تمام دنیا میں خدا پرستوں کی بعینہ وہی حالت ہے جس کا اشارہ اکبر الہ آبادی مرحوم نے اپنے اس شعر میں کیا ہے ؎

رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے جا جا کے تھانے میں
کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

یہ کوئی مزاح نہیں بلکہ حقیقت حال ہے۔ آج خدا کا نام لینے والے بیچارے ہراساں ہیں ہر طرف ان کو شبہ کی نظر سے دیکھا جاتا ہے روسی اقتدار ہی کی کیا بات ہے۔ جس کے ماتحت واقعی اللہ تعالیٰ کا نام لینا جرم سمجھا جاتا ہے۔ اور جہاں لاکھوں کروڑوں خدا پرست مسلمان۔ عیسائی وغیرہ مذہب کے نام لیوا ہلاک کر دئے گئے ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جمہوری ممالک میں بھی کفر و الحاد کچھ کم قیامت نہیں ڈھا رہا ہے۔

یہ عالم ہے زمانہ کا جس میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تجدید و احیائے دین کے لئے کھڑا کیا ہے یہ دنیا ہے جس کا مقابلہ کے لئے جماعت احمدیہ روحانی انقلاب برپا کرنے کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ اسی روحانی انقلاب کو بپا کرنے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پنجہزاری فوج کا مطالبہ کیا ہے۔ اور اس مطالبہ کے جواب میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کا آغاز فرمایا ہے۔

الغرض تحریک جدید میں وہ قوت ہے۔ جس کے بل بوتے پر آج دنیا کے ہر کنارے پر سیدنا مسیح موعود علیہ السلام کی پنج ہزاری فوج کے سپاہی جان کی بازی لگائے ہوئے پہنچ رہے ہیں۔ وہ کونسا احمدی دل ہے۔ جو اس فوج میں شمولیت کا خواہاں نہیں۔ اس لئے وہ احباب بڑے ہی خوش نصیب ہیں۔ جنہوں نے پچھلے اپنے وعدے پورے کئے اور نئے وعدے کئے اور سب سے زیادہ وہی خوش نصیب ہیں۔ جنہوں نے وعدوں کے ساتھ ہی انہیں پورا بھی کر دیا۔ کتنی خوش نصیبی ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی فوج میں شامل ہونا اس کا اندازہ ایک احمدی ہی کر سکتا ہے۔

چند اشعار

تم روٹھ جاؤ گے تو ہمارا رہیگا کیا!
بے بس سی زندگی کا سہارا رہیگا کیا!

آنسو ہوئے ہیں خشک تو تسکینِ دل کہاں؟
دریا ہی جب نہیں تو کنارہ رہیگا کیا!

اخلاص کے بغیر ہیں جوش و خروش ہیچ
جب آگ بجھ گئی تو شرارہ رہیگا کیا!

کیا کام ہے غلیل کو ان آفلین سے
سورج ہو چاند ہو کہ ستارہ رہیگا کیا؟

تنویر قیس سے نہ رہے اس نواح میں
دشتِ جنوں پہ تیرا اجارہ رہیگا کیا!

جو خاک کو کردیتا ہے زر ڈھونڈ رہے ہیں
ہم ایسا کوئی کیمیا گر ڈھونڈ رہے ہیں

معراج کی شب جس سے چمک اٹھے تھے افلاک
اب تک وہ کرنِ شمس و قمر ڈھونڈ رہے ہیں

شمارِ سبحہ کا یوں میکدے میں کام لیا
ہر ایک جام پہ میں نے خدا کا نام لیا

لگا تھا عرشِ الہ کو گرانے واعظِ شہر
پر اک نگاہ سے پیرِ مغاں نے تھام لیا

کیجے ستم ستم کی مگر حد بھی چاہیئے
خوفِ خدا و شرمِ محمدؐ بھی چاہیئے

میری طرف نہ دیکھئے پر یہ تو سوچئے
ناوک نگاہِ ناز ہو تو زد بھی چاہیئے

(تنویر)

پردہ کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ضروری ارشادات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۶ جون ۱۹۵۸ء کو بمقام مری جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا تھا اس کے چند اہم اقتباس درج ذیل ہیں۔

"پردہ سے مراد وہ پردہ نہیں ہے جس پر پرانے زمانہ میں ہندوستان میں عمل ہوا کرتا تھا اور عورتوں کو گھر کی چار دیواری میں بند رکھا جاتا تھا اور نہ پردہ سے مراد موجودہ پردہ ہے۔ صحابہؓ کے وقت میں عورتیں چادر کے ذریعہ سے گھونگھٹ نکال لیا کرتی تھیں جس طرح شریف زمیندار عورتوں میں آجکل بھی رواج ہے۔ چنانچہ ایک صحابی کوفہ کی مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ پردہ کا ذکر آگیا۔ اس زمانہ میں برقعہ کی طرز کی کوئی نئی چیز نکلی تھی وہ اس کا ذکر کر کے کہنے لگے کہ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں اس کا کوئی رواج نہ تھا اس زمانہ میں عورتیں چادر اوڑھ کر گھونگھٹ نکالا کرتی تھیں۔ جس سے سارے کا سارا منہ چھپ جاتا تھا صرف آنکھیں کھلی رہتی تھیں۔"

حضرت عائشہؓ کے متعلق تو یہاں تک ثابت ہے کہ آپ مردوں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں سنایا کرتی تھیں بلکہ خود لڑائی کی بھی ایک دفعہ کمان کی۔ جنگ جمل میں آپ نے اونٹ پر بیٹھ کر سارے لشکر کی کمان کی تھی۔ پس یہ تمام چیزیں جائز ہیں جو چیز منع ہے وہ یہ ہے کہ عورت کھلے منہ پھرے اور مردوں سے اختلاط کرے یا اگر وہ گھونگھٹ نکال لے اور آنکھ سے رستہ وغیرہ دیکھے تو جائز ہے۔ لیکن منہ سے کپڑا اٹھا دینا یا مکسڈ پارٹیوں میں جانا جبکہ ادھر بھی مرد بیٹھے ہوں ادھر بھی مرد بیٹھے ہوں یہ ناجائز ہے۔ اسی طرح عورت کا مردوں کو شعر گا گا کر سنانا بھی ناجائز ہے۔ کیونکہ یہ ایک لغو فعل ہے۔

اسی خطبہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

"میں اس خطبہ کے ذریعہ اُن لوگوں کو جو اپنی بیویوں کو بے پردہ رکھتے ہیں تنبیہہ کرتا ہوں اور انہیں اصلاح کی طرف توجہ دلاتا ہوں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ باقی احمدی بھی مجرم ہیں کیونکہ محض اس لئے کہ فلاں صاحب بڑے مالدار ہیں تم ان کے ہاں جاتے ہو۔ ان سے مل کر کھانا کھاتے ہو۔ اور ان سے دوستی اور محبت کے تعلقات رکھتے ہو۔ تمہارا تو فرض ہے کہ تم ایسے آدمی کو سلام بھی نہ کرو۔ تب بے شک سمجھا جائے گا کہ تم میں غیرت پائی جاتی ہے اور تم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام کی اطاعت کروانا چاہتے ہو لیکن تم ایسے شخص سے مصافحہ کرتے ہو۔ اس کو سلام کرتے ہو۔ اس سے تعلقات رکھتے ہو تو تم بھی ویسے ہی مجرم ہو جیسے وہ ہیں۔ پس آج میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ جو لوگ اپنی بیویوں کو بے پردہ باہر لے جاتے اور مکسڈ پارٹیوں میں شمولیت اختیار کرتے ہیں اگر وہ احمدی ہیں تو تمہارا فرض ہے کہ تم ان سے کوئی تعلق نہ رکھو۔ نہ ان سے مصافحہ کرو۔ نہ انہیں سلام کرو۔ نہ ان کی دعوتوں میں جاؤ اور نہ ان کو دعوتوں میں بلاؤ۔ تاکہ انہیں محسوس ہو کہ اُن کی قوم اس فعل کی وجہ سے انہیں نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ لیکن غیر احمدیوں کے متعلق ہمارا یہ قانون نہیں ہے کیونکہ وہ ہماری جماعت میں شامل نہیں ہیں اور ہمارے فتویٰ کے پابند نہیں

. . . .

اُن پر اُن کے مولویوں کا فتویٰ چلے گا خدا کے سامنے ہم ذمہ وار نہیں بلکہ وہ یا ان کے مولوی ہوں گے لیکن تم اگر ایسے لوگوں سے تعلقات رکھتے ہو جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں اور پھر رسول کریمؐ کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہیں تو صرف وہی نہیں بلکہ تم بھی پکڑے جاؤ گے۔ خدا کہے گا کہ ان لوگوں کو تم نے اس گناہ پر دلیری اور جرأت دلائی اور انہوں نے سمجھا کہ ساری قوم ہمارے اس فعل کو پسند کرتی ہے۔ پس آئندہ ایسے احمدیوں سے نہ تم نے مصافحہ کرنا ہے نہ انہیں سلام کرنا ہے۔ نہ ان کی دعوتوں میں جانا ہے نہ ان کو دعوتوں میں بلانا ہے نہ ان کے پیچھے نماز پڑھنا ہے اور نہ ہی ان کو جماعت میں کوئی عہدہ دینا ہے۔ بلکہ اگر ہو سکے تو ان کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا۔"

"اسی طرح ہماری جماعت کی عورتوں کو چاہیئے کہ ان کی عورتوں سے کسی قسم کے تعلقات نہ رکھیں تمہیں اس سے کیا کہ کوئی کتنا مالدار ہے۔ تمہیں کسی کے مال کی ضرورت نہیں بلکہ تمہیں خدا کی ضرورت ہے۔ اگر تم خدا کے لئے ان مالداروں سے قطع تعلق کر دو گے تو بے شک تمہارے گھر میں وہ مالدار نہیں آئے گا۔ لیکن تمہارے گھر خدا آئے گا۔ اب بتاؤ تمہارے گھر میں کسی مالدار کا آنا موجب عزت ہے یا خدا تعالیٰ کا آنا موجب عزت ہوگا۔ بڑے سے بڑا مالدار بھی ہو خدا کے آگے اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ پس میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ آئندہ ایسے لوگوں سے کوئی تعلق نہ رکھا جائے تم اس بات سے مت ڈرو کہ اگر یہ لوگ علیحدہ ہو گئے تو چندے کم ہو جائیں گے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ کیا تھا تو اس وقت کتنے آدمی چندہ دینے والے تھے پھر خدا تعالیٰ نے اتنی بڑی جماعت پیدا کر دی کہ اب صدر انجمن احمدیہ کا سالانہ بجٹ سترہ لاکھ ہوتا ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ دو چار سال تک یہ بجٹ پچاس ساٹھ لاکھ تک پہنچ جائے گا۔ پس اگر ایک شخص سے چل کر ہماری جماعت کو اتنی ترقی ہوئی کہ لاکھوں تک ہمارا بجٹ جا پہنچا ہے۔ اگر دس پندرہ آدمی نکل جائیں گے تو کیا ہو جائے گا۔ ہمیں یقین ہے اگر ایک آدمی نکلے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے ہمیں ہزار دے گا۔

پس ہمیں ان کے علیحدہ ہونے کا کوئی فکر نہیں۔ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ صرف نام کے احمدی نہ ہوں بلکہ عملی طور پر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والے ہوں۔ آمین۔"

(مرسلہ سید شمیم احمد اقبال ابن سید عبداللہ شاہ صاحب۔ ربوہ)

ضروری اعلان

برائے والنٹیرز برموقعہ جلسہ سالانہ

از محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب افسر جلسہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ:۔

"ابھی ربوہ کی آبادی اتنی نہیں کہ تمام والنٹیرز صرف ربوہ سے ہی میسر آسکیں۔ اس لئے تمام جماعتوں کا فرض ہے کہ اپنی اپنی جماعت کے افراد سے ۲۵ فیصدی افراد کو والنٹیرز کے طور پر پیش کریں اور جلسہ سالانہ سے پہلے ہی انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے دفاتر میں ان کے نام بھجوا دیں اور جب جلسہ سالانہ پر وہ لوگ پہنچیں تو آتے ہی ان لوگوں کو انصار اور خدام کے منتظمین کے سپرد کر دیں تاکہ وہ ربوہ والوں کے ساتھ مل کر آنے والے مہمانوں کی خدمت کر سکیں۔" (خطبہ جمعہ ۹ ستمبر ۱۹۵۸ء)

تمام انصار اللہ اور قائدین خدام سے گذارش ہے کہ وہ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں دفتر مرکزیہ انصار اللہ اور دفتر مرکزیہ خدام الاحمدیہ میں والنٹیرز کے نام بھجوا دیں۔ احباب بجائے انفرادی طور پر نام بھجوانے کے زعماء انصار اور قائدین خدام کی معرفت ہی اپنے نام بھجوائیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

خاکسار مرزا ناصر احمد۔ افسر جلسہ سالانہ

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۵۹ء کو تیسری بچی عطا فرمائی ہے۔ پہلے دو بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو گئے تھے۔ بزرگان کرام نومولودہ کی درازیٔ عمر، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بننے کی دعا فرمائیں۔ (مستری نذیر احمد کھٹی ڈی ٹائپ کالونی [illegible])

اذکروا موتکم بالخیر

از حکیم عبد اللطیف صاحب شاہد نزیل راولپنڈی

جناب سید محمد شاہ صاحب پنشنر ۲۵/۹/۵۹ کو راولپنڈی میں انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ اپنے چھوٹے بیٹے سید محمد جلیل صاحب اور اپنے داماد سید نذیر احمد صاحب کے ہاں راولپنڈی میں ایک عرصہ سے مقیم تھے۔ اصل میں موضع معین الدین پور ضلع گجرات کے باشندہ تھے۔ اور وہاں کی رہائش ترک کر کے اپنے خسر حضرت سید محمود شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کے گاؤں فتح پور ضلع گجرات میں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ حضرت سید محمود شاہ صاحب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے تین سو تیرہ صحابہ میں تھے۔ اور آپ کی بیعت کا زمانہ غالباً ۱۸۹۳ء یا ۱۸۹۴ء ہے۔ سب سے پہلے فتح پور میں آپ نے ہی حضرت مسیح مہدی علیہ السلام کو قبول کیا۔ اور آپ کے نیک نمونہ اور تبلیغ سے اس گاؤں میں معتدبہ افراد سلسلہ میں داخل ہوئے۔ آپ لمبے عرصہ تک جماعت کے امام اور خطیب رہے۔ اور اردگرد کے کئی دیہات میں بھی آپ کے ذریعہ متعدد افراد داخل سلسلہ ہوئے۔ حضرت سید محمود شاہ صاحب کی زندگی میں ہی سید احمد شاہ صاحب ملازمت سے فراغت پا کر اور پنشن یاب ہو جانے کے بعد سلسلہ کی خدمات میں پورے انہماک سے دلچسپی لیتے رہے۔ لیکن اپنے خسر کی وفات کے بعد آپ نے سلسلہ کی ہر طرح کی خدمات کو نہایت تندہی سے سرانجام دینا شروع کیا اور پریذیڈنٹ مقامی جماعت اور امام الصلوٰۃ اور خطیب رہ کر سالہا سال تک سلسلہ کی ہر طرح دامے۔ درمے۔ قدمے سخنے خدمات سرانجام دیں۔ فجزاہ اللہ خیراً احسناً۔ آپ غالباً ۱۸۹۷ء اور ۱۹۰۰ء کے درمیانی عرصہ میں داخل سلسلہ ہوئے۔ اس وقت آپ فوج میں دفعدار تھے۔ گویا ساٹھ سال کا لمبا زمانہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دامن سے وابستہ رہے۔ آپ ۸۵ سال کی عمر میں راہیٔ عالم جاودانی ہوئے۔ آپ سلسلہ کے لئے بہت غیرت رکھنے والے بزرگ تھے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ انتہائی فدائیت کے نظارے ہم نے بار بار آپ کی زندگی میں دیکھے۔ ساٹھ سال کے لمبے عرصہ میں بیسیوں بار آپ کے گاؤں اور اردگرد کے دیہات میں احمدیت کی مخالفت کے طوفان اٹھے۔ جس کا آپ نے مومنانہ جرأت کے ساتھ مقابلہ کیا اور جماعت کو کئی آڑے وقتوں میں سنبھالا۔

خاندان سادات کا ایک فرد اور اہل علم ہونے کی وجہ سے غیر احمدی اصحاب بھی آپ کے اور آپ کے خسر سید محمود شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تعظیم کے ساتھ پیش آتے۔ تبلیغ کے علاوہ آپ کے خسر اور آپ کا ذاتی وقار اور مومنانہ اخلاق مقامی جماعت کی ترقی کا باعث بنا۔ اس میں آپ کی مرحومہ اہلیہ بھی برابر کی شریک تھیں۔ قادیان سے آنے جانے والے مہمانوں مبلغوں اور بزرگوں کی ہر رنگ میں خدمات سرانجام دینا آپ کے خاندان کا طرہ امتیاز تھا۔

۱۹۲۳ء کا واقعہ ہے کہ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی بہ سلسلہ تبلیغ موضع فتح پور میں آپ کے ہاں تشریف فرما تھے کہ دفعتاً آپ پر کثرت اسہال کی مرض نے ایسا ہولناک حملہ کیا جس کی شدت کو محسوس کرتے ہوئے آپ نے اپنی وصیت بھی تحریر کروا دی۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس مرض سے بال بال بچا لیا تو آپ نے حضرت سید صاحب کی اہلیہ اور آپ کی مخلصانہ خدمات سے جو دونوں میاں بیوی نے آپ کی خطرناک مرض میں سرانجام دی تھیں متاثر ہو کر ھل جزاء الاحسان الا الاحسان کے فرمان خداوندی کے ماتحت ہر دو سے اپنی اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ میں آپ دونوں کے لئے خاص طور پر دعا کرنا چاہتا ہوں۔ آپ دونوں کی جو خواہش ہو اس سے آگاہ فرما دیں۔ اس پر میاں بیوی نے اولاد نرینہ کے لئے دعا کرنے کی تمنا کا اظہار کیا۔ چنانچہ حضرت مولانا راجیکی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی مخلصانہ دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کے بعد دو فرزند بخشے۔ آپ کی وفات کے وقت آپ کی تینوں بیٹیاں اور چھوٹا بیٹا آپ کے پاس موجود تھے۔ اور ان کو آپ کی لمبی بیماری میں خدمت کا خوب موقعہ ملا۔ افسوس ہے کہ آپ کے بڑے صاحبزادہ سید محمد خلیل صاحب جو نیوی میں ممتاز عہدہ پہ فائز ہیں۔ وہ موجود نہیں تھے۔ وہ بسلسلہ ملازمت لنڈن گئے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

آپ کی زندگی کا یہ ایک اہم واقعہ ہے کہ ۱۹۱۱ء میں شہنشاہ جارج پنجم کی تاجپوشی کے سلسلہ میں آپ کا رسالہ بھی دہلی میں مقیم تھا کہ رسالہ کے بعض سائیسوں نے ایک توپ کے گولہ کو ناکارہ سمجھ کر اسے اپنے کسی مصرف میں لانے کی کوشش کی۔ اور اس میں اپنی بیوقوفی سے آگ لگا دی۔ جو بڑے زور سے آپ کے خیمہ کے سامنے پھٹ گیا اور کئی آدمی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اور آپ کے خیمہ کو بال بال بچا لیا۔ اس پر آپ نے اپنے ساتھیوں کی حیرانی کو دیکھ کر فرمایا کہ ہمارا اور ہمارے خیمہ کا معجزانہ طور پر بچ جانا ہمارے حضرت اقدس مسیح موعود کے ایک مشہور الہام اور بشارت کے نتیجہ میں ہے۔ جس میں یہ دائمی مژدہ سنایا گیا ہے کہ "آگ سے ہمیں مت ڈرا آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے" آپ کے اس الہام الٰہی کی تفصیل سنانے پر رسالہ کے ایک افسر رسالدار چوہدری حاکم علی صاحب از حد متاثر ہوئے۔ اور آپ سے سلسلہ کے لٹریچر اور حضرت اقدس علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کی خواہش کا اظہار کیا اور تحقیق و تسلی کے بعد سلسلہ حقہ میں شامل ہو گئے

آپ نے اپنی ملازمت کے اثناء میں رسالہ کے اندر اور شہر میں طاعون کی ہولناک تباہی کو دیکھ کر اپنے زبردست ایمان اور یقین کی بناء پر بار بار یہ اعلان کیا کہ انشاء اللہ تعالیٰ خدا تعالیٰ مجھ کو اس مرض سے محفوظ رکھے گا اور میرا بال بھی بیکا نہ ہو گا۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا یہ عظیم الشان نشان ہے۔ کہ آپ کا کوئی مخلص مرید اس مرض سے ہلاک نہ ہو گا۔ آپ کے اس اعلان کے پیش نظر آپ کے رسالہ کے اکثر افراد آپ کے خیمہ میں پناہ گزیں رہے اور ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے اس مرض سے محفوظ رکھا۔ ان دنوں میں آپ کا رسالہ انبالہ چھاؤنی میں مقیم تھا۔ اور صدہا افراد نے آپ کے یقین اور ایمان سے بھرے ہوئے اعلان کو۔ اور پھر اس کے نتیجہ کو بھی دیکھا۔

موضع فتح پور کا ہی ایک ایمان افروز واقعہ ہے۔ کہ ایک بار چند شریر مخالفین کی شہ پر غیر احمدیوں نے ایک مخالفانہ جلوس نکالا جس میں گاؤں کے چند بھانڈوں کی (جو شادی بیاہ کے موقعہ پر باجہ بجانے کا کام کرتے تھے) خدمات حاصل کی گئیں۔ جو گاؤں میں باجہ کے ساتھ گندے شعر پڑھتے ہوئے آپ کے دروازہ کے سامنے سے گزرے — اور آپ کی اہلیہ محترمہ سیدہ فاطمہ بیگم مرحومہ نے ان لوگوں کی اس نازیبا حرکت پر ان کو سخت زجر کی اور سیدہ مرحومہ نے کہا کہ تم نے خدائے پاک کے مقدس مسیح کی محض از راہ ظلم توہین کی۔ اللہ تعالیٰ تم کو سزا دئے بغیر نہیں چھوڑے گا۔ اس کے بعد چار دن بھانڈ جو آپس میں بھائی بھائی تھے یکے بعد دیگرے لقمہ طاعون ہو گئے۔ جب مرنے والوں کی ماں نے دیکھا کہ یہ بلائے آسمانی سیدہ مرحومہ کی بد دعا کے نتیجہ میں ان پر پڑی ہے۔ تو وہ انتہائی کرب کی حالت میں واویلا کرتی ہوئی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور جہلاء کی طرز پر آپ کے قدموں میں گر پڑی۔ اور کہنے لگی کہ ہمیں اس مصیبت سے بچائیے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ یہ ساری مصیبت ہم کو آپ کی بددعا سے پیش آئی ہے اس پر سیدہ مرحومہ نے فرمایا کہ تم آئندہ کے لئے مصائب سے بچنا چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگو۔

جناب سید محمد شاہ صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات سے ایک ماہ قبل جب کہ آپ ابھی مرض الموت میں مبتلا نہ ہوئے تھے۔ کہ آپ نے ۲۲ یا ۲۳ر اگست کی صبح کو اپنی ایک بیٹی سے فرمایا کہ آج میں نے خواب میں ایک نیا تیار شدہ مکان دیکھا۔ جس کے متعلق مجھے یہ احساس ہوا کہ وہ مکان میرا ہے میں نے اس مکان پہ چڑھ کر اذان دی۔ تو کوئی دوسرا شخص مجھے مخاطب کر کے کہتا ہے کہ شاہ صاحب آج جمعہ کا دن ہے۔ اس رؤیا کو دیکھنے کے بعد ۲۶ر اگست کو آپ کو سردی محسوس ہوئی اور آپ کو بخار کا عارضہ لاحق ہو گیا۔ اور ساتھ ہی بندش بول کی تکلیف بھی رونما ہو گئی۔ یہ سب تکالیف جمع ہو کر آپ کے لئے مرض الموت ثابت ہوئیں۔ اور آخر آپ جمعہ کے روز ۲۴، ۲۵ر ستمبر کو ہی اس دنیائے فانی سے کوچ کر گئے۔ آپ تہجد گزار بزرگ تھے۔ احباب سلسلہ سے گزارش ہے کہ وہ آپ کی نماز جنازہ ادا کریں۔ اور آپ کی ترقی درجات کے لئے دعا کریں۔ نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل بخشے۔ آمین۔

دعوت ولیمہ

مورخہ ۱۵ نومبر کو بعد نماز مغرب مکرم ماسٹر سعد اللہ خان صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے اپنے بیٹے ثناء اللہ خان صاحب کی طرف سے دعوت ولیمہ دی۔ جس میں متعدد بزرگان سلسلہ و احباب شامل ہوئے۔ ثناء اللہ خان صاحب کی شادی مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی کی صاحبزادی عزیزہ بیگم مسرت صاحبہ سے ہوئی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۱۵ر نومبر کے صفحہ ۲ پر مصلح الدین احمد صاحب راجیکی مرحوم کی ایک نظم شائع ہوئی ہے۔ جس کے عنوان میں جو مصرعہ شائع ہوا ہے۔ اس میں لفظ "وہ" زائد ہے۔ اصل مصرعہ یوں ہے۔

مسیحی نفس ہے مسیحا نہیں ہے

یہی غلطی آٹھویں شعر کے دوسرے مصرعے میں بھی کی گئی ہے۔ احباب تصحیح فرما لیں

غذائی قلت اور زرعی اصلاحات

سید رضوی ایم۔اے

ہمارا ملک بنیادی طور پر زرعی حیثیت کا حامل ہے۔ ہماری ۸۵ فیصد آبادی کا دارومدار زراعت پر ہے اور غیر ملکی زرمبادلہ کی نوے فیصد آمدنی زرعی اجناس کی برآمد ہی سے حاصل ہوتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ گذشتہ برسوں میں ہم نے صنعتی میدان میں بھی غیر معمولی ترقی کی ہے۔ لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ہماری صنعتیں ابھی اس قابل نہیں ہوئیں کہ برآمدی تجارت میں زرعی اجناس کی جگہ لے سکیں۔ زراعت بدستور ہماری ملکی زرمبادلہ کی آمدنی کا اہم ترین ذریعہ ہے۔

بدقسمتی سے ماضی میں ہماری معاشی زندگی محوری صنعت "زراعت" کی ترقی کے لئے کچھ نہیں کیا گیا۔ اگر اس میدان میں کچھ ہوا بھی تو وہ نہ ہونے کے برابر تھا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ غذائی قلت کا مسئلہ روز بروز شدید تر ہوتا گیا۔ اور قیام پاکستان کے بعد گیارہ برس تک شاید ہی کوئی ایسا سال گذرا ہو کہ ہمیں اپنی غذائی ضروریات کی تکمیل کے لئے غیر ممالک سے اناج درآمد کرنے پر قیمتی زرمبادلہ کی بھاری رقوم صرف نہ کرنی پڑی ہوں۔ غذائی پیداوار میں اضافے کے لئے زیادہ سے زیادہ زیر کاشت رقبہ لانے۔ سیم و تھور اور ارضی کٹاؤ کے سدباب اور فی ایکڑ پیداوار بڑھانے اور زرعی اصلاحات کی ضرورت پر زور تو بہت دیا جاتا رہا لیکن عملی طور پر کچھ بھی نہ کیا گیا۔ مصدقہ اعداد و شمار کے مطابق ۱۹۵۶ء میں پاکستان کی غذائی صورت حال انتہائی تشویشناک صورت اختیار کر گئی تھی۔ اس کا اثر مابعد کے برسوں پر بھی پڑا۔ ۱۹۵۷ء میں مشرقی پاکستان میں چار لاکھ ساٹھ ہزار ٹن غلہ کی قلت تھی۔ اور ہمیں اپنی غذائی ضروریات پوری کرنے کے لئے غیروں کے سامنے دامن پھیلانا پڑا۔

گذشتہ سال اکتوبر میں انقلابی حکومت نے جب زمام اقتدار سنبھالی تو نئے قائدین نے قومی مسائل کا جائزہ لیا۔ ان مسائل میں غذائی قلت کا مسئلہ پیش پیش تھا۔ وقت کی اہم ترین ضرورت یہ تھی کہ ہم اپنی اضافہ پذیر آبادی کی ضرورت کے لئے اتنا اناج پیدا کریں کہ ہمیں غیروں کا منت کش احسان نہ ہونا پڑے۔ نئے زعماء نے محسوس کیا کہ ترقی یافتہ قوموں کی صف میں نمایاں مقام حاصل کرنے کے لئے ہمیں صنعتی میدان میں بھی ترقی کرنا ہے۔ صنعتی مشینری کے لئے زرمبادلہ کی ضرورت ہے۔ اگر ہم محنت سے حاصل کردہ زرمبادلہ کا ایک معقول حصہ اپنی غذائی ضروریات کی تکمیل پر صرف کرتے رہے تو نہ صرف ہم صنعتی ترقی کی دوڑ میں پیچھے رہ جائیں گے بلکہ ایک وقت ایسا آ جائے گا کہ ہمارے زرمبادلہ کے وسائل بھی ہماری روز افزوں غذائی ضروریات کا ساتھ نہیں دے سکیں گے یہ ہماری اقتصادی موت ہوگی۔ چنانچہ ان زعماء نے غذائی قلت کے علل و اسباب کا جائزہ لیا اور ان پر قابو پانے کی ٹھان لی۔ غذائی قلت کی وجوہ... تھور سیم و ارضی کٹاؤ۔ زیر کاشت رقبہ میں کمی اور کم تر فی ایکڑ پیداوار اور زیادہ رقبہ زیر کاشت لانے کے لئے پانی کی قلت۔ کیمیاوی کھاد اور جدید زرعی آلات کشاورزی کے استعمال کا فقدان سیلاب۔ اضافۂ آبادی۔ سمگلنگ۔ زمینداری اور جاگیردارانہ نظام جائزہ لیا گیا اور ان سب کے خلاف ایک ہمہ گیر مہم بلکہ جہاد کا آغاز کیا گیا۔

انقلابی حکومت کے ارباب اختیار نے محسوس کیا کہ زمینداری اور جاگیردارانہ نظام ایک ایسی لعنت ہے جو نہ صرف خوراک کی قلت کا موجب بننے میں غیر معمولی کردار سرانجام دے رہی ہے بلکہ بیشتر معاشرتی خرابیوں کی ایک بہت بڑی وجہ ہے۔ چنانچہ ملک میں زرعی اصلاحات نافذ کی گئیں۔ ان اصلاحات کا پہلا مرحلہ قریب قریب ختم ہو چکا ہے۔ اور صوبہ بھر میں ۲۳ لاکھ ۲۱ ہزار ۱۰۹ ۳۰/۳ ایکڑ رقبہ حاصل کیا گیا ہے

(ملتان ڈویژن میں ایک لاکھ ۴۱ ہزار ایکڑ اراضی حاصل ہوئی ہے) یہ اراضی عارضی طور پر موروثی مزارعین کو کاشت کے لئے دیدی گئی ہے۔ جو بڑے جوش و خروش کے ساتھ اس رقبہ پر فصلیں کاشت کر رہے ہیں۔ اس موقعہ پر یہ وضاحت ضروری ہے کہ زرعی اصلاحات کا مقصد سو یا دو سو زمینداروں سے زیر دستی رقبہ حاصل کرنا نہیں بلکہ اس جاگیردارانہ نظام (فیوڈل سسٹم) کو بدلنا ہے جو ہمارے معاشرے کو گھن کی طرح کھا رہا تھا۔ ان اصلاحات کے اصل نتائج کچھ عرصہ بعد سامنے آئیں گے۔

زرعی اصلاحات کے تحت جو اراضی حاصل کی گئی ہے وہ بے زمین موروثی مزارعین کو دی جائے گی اور اس کی قیمت آسان قسطوں میں وصول کی جائے گی۔ مزارعین کو اراضیات منتقل کرنے کا مرحلہ وسط مارچ سے شروع ہوگا اور اپریل کے آخر تک ختم ہو جائے گا۔ ظاہر ہے یہ مزارعین جب زمینوں کے مالک بن جائیں گے تو وہ زیادہ محنت اور جانفشانی سے کام کریں گے انہیں کیمیاوی کھاد اور ترقی دادہ آلات کشاورزی خریدنے کے لئے آسان شرائط پر بہت کم سود پر قرضے دیئے جا رہے ہیں۔ یہ صورت حال یقیناً غذائی پیداوار میں اضافے کا موجب ہوگی۔

زرعی اصلاحات کے ساتھ ساتھ حکومت غذائی پیداوار میں اضافے کے لئے جو اور اقدامات کر رہی ہے ان میں افتادہ و بیکار اراضی کے جبری حصول سے متعلقہ حکم خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ اس حکم کے تحت زمینداروں کی وہ اراضی دوسرے لوگوں کو پٹے پر دینے کی غرض سے حاصل کی جا سکتی ہے جو دو سال سے بیکار پڑی ہے۔ اور اس میں کوئی کاشت نہ ہوئی ہو اس حکم کا مقصد یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ رقبہ زیر کاشت لا کر ملک کو غذائی قلت کی لعنت سے نجات دلائی جائے۔

احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور کے زیر اہتمام

کامیاب تقریری مقابلے

امسال بھی احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور کے زیر اہتمام لاء کالج میں انگریزی اور اردو میں کامیاب تقریری مقابلے منعقد ہوئے۔ جن میں لاہور کے علاوہ ربوہ اور پاکستان ملٹری اکیڈمی کاکول کے نمائندے بھی شامل ہوئے۔ اردو کے مقابلہ کا موضوع تھا

یہ بندگی خدائی وہ بندگی گدائی — یا بندۂ خدا بن یا بندۂ زمانہ   اقبال

اور انگریزی کے مقابلے کا موضوع تھا SCIENCE MEANS DESTRUCTION OF MANKIND..........

معزز جج حضرات کے فیصلے کے مطابق انگریزی مقابلے میں عبدالباسط حقانی گورنمنٹ کالج اوّل شاہد احمد گورنمنٹ کالج دوم اور منیر احمد لاء کالج سوئم قرار پائے سکول کے طلباء میں سے میس ڈرپشیں کیتھیڈرل سکول اوّل سیف الرحمن قیصرانی ٹی۔آئی سکول ربوہ دوم اور فرید احمد ایچیسن کالج سوئم قرار پائے۔

اردو کے مقابلے میں غلام ربانی یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور اوّل۔ منور احمد تعلیم الاسلام کالج ربوہ دوم اور عبدالحق سنٹرل ٹریننگ کالج سوم قرار پائے سکول کے طلباء میں سے سیف الرحمن قیصرانی و جاوید احمد ٹی۔آئی ہائی سکول ربوہ اوّل و دوم قرار پائے۔ اردو مقابلے میں منصفی کے فرائض جناب چوہدری اعجاز نصر اللہ خانصاحب بار ایٹ لاء۔ جناب ثاقب صاحب زیروی مدیر ہفتہ وار "لاہور" اور جناب ڈاکٹر عبدالحق صاحب سابق پرنسپل ڈینٹل کالج نے سرانجام دیئے۔

انگریزی مقابلے میں منصفی کے فرائض جناب چوہدری اسد اللہ خانصاحب بار ایٹ لاء امیر جماعت احمدیہ لاہور۔ جناب سید سہیل احمد صاحب سی۔ایس۔پی انڈر سیکرٹری گورنمنٹ ویسٹ پاکستان اور جناب چوہدری اعجاز نصر اللہ خانصاحب بار ایٹ لاء نے سرانجام دیئے۔ اردو کے مقابلے میں گیارہ اور انگریزی کے مقابلے میں ۱۲ مقررین نے حصہ لیا۔ مقابلوں کے دوران میں اور آخر پر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء والی معرکۃ الآراء کی تقریر کا ریکارڈ سنایا گیا۔ جس سے جلسہ سالانہ کی سی کیفیت پیدا ہو گئی اور احباب پر رقت طاری ہو گئی۔ کافی تعداد میں غیر احمدی طلباء۔ وکیل اور پروفیسر صاحبان بھی تشریف لائے۔ ایسوسی ایشن کی خاص دعوت پر ڈاکٹر نارمن ڈینی سن صدر شعبہ لسانیات پنجاب یونیورسٹی انگریزی کے مباحثہ میں تشریف لائے اسی طرح مشہور مقررین مسٹر عابد منٹو مسٹر عبدالرؤف۔ مسٹر عابد علی بٹر اور مسٹر یحییٰ فضلی نے مہمان مقررین کی حیثیت سے مباحثات میں حصہ لیا۔ آخر میں محترم جسٹس شیخ بشیر احمد صاحب نے کامیاب ہونے والے طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے۔

(ناصر احمد خالد بی۔اے سیکرٹری احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور)

جلسہ سالانہ کے ٹکٹ سٹیج

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جو دوست ٹکٹ سٹیج حاصل کرنا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواست بمعہ جملہ کوائف وجہ استحقاق اور تصدیق و سفارش امیر جماعت یا پریذیڈنٹ جماعت (جو بھی صورت ہو) ۱۰ دسمبر تک نظارت ہذا میں بھجوا دیں بعد میں آنے والی درخواستوں پر غور نہیں ہوگا۔

اس سلسلہ میں کوئی خط و کتابت نہیں ہوتی اور نہ ہی درخواست بھجوانے والوں کو کوئی اطلاع دی جاتی ہے۔ جلسہ پر آ کر دفتر سے پتہ کر سکتے ہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

درخواست دعا

میری چھوٹی ہمشیرہ نسیم اختر دوبارہ ٹائیفائڈ سے بیمار ہو گئی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین۔ (محمد یٰسین دار الصدر غربی ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی طرف سے مبارکباد

"پس تم جلد سے جلد جیتیں کرو تاکہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو اور وہ مبارک دن آجائے جب کہ چاروں طرف اسلام اور احمدیت کا جھنڈا لہرانے لگے۔ اس کے ساتھ ہی میں ان دوستوں کو مبارکباد دیتا ہوں جنہیں وصیت کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی جو ابھی تک اس نظام میں شامل نہیں ہوئے کہ وہ بھی اس میں حصہ لے کر دینی اور دنیوی برکات سے مالا مال ہو سکیں اور دنیا اس نظام سے ایسے رنگ میں فائدہ اٹھائے کہ اسے یہ تسلیم کرنا پڑے کہ قادیان کی وہ بستی جسے کوردہ کہا جاتا تھا جسے جہالت کی بستی کہا جاتا تھا اس میں وہ نور نکلا جس نے دنیا کی ساری تاریکیوں کو دور کر دیا اور جس نے ہر امیر و غریب کو اور ہر چھوٹے بڑے کو محبت اور پیار اور الفت باہمی سے رہنے کی توفیق عطا فرمائی۔"

(نظام نو صفحہ ۱۱۲)

مبارک ہے وہ جو اپنے پیارے امام اطال اللہ تعالیٰ بقاءہ کی آواز پر لبیک لبیک یا امیر المومنین کہتا ہوا نظام وصیت میں شامل ہو جاتا ہے۔ اور حضور کی اس مبارکباد اور دعا کا اپنے آپ کو مستحق بنا لیتا ہے مگر

"جلدی کرو کہ دوڑ میں جو آگے نکل جائے وہی جیتتا ہے۔" (نظام نو ۱۱۴)

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں میں خاص تقریب

مکرمی ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں کی زیر صدارت چوہدری اعظم صاحب بی۔ ایس سی بی ٹی سیکنڈ ماسٹر گھٹیالیاں سکول سے تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں تبدیلی اور نئے ماسٹر کریم اللہ صاحب عبید زیروی بی ایس سی کی آمد کی وجہ سے ایک خاص تقریب عمل میں آئی جس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے کیا گیا۔ جو عزیزم منظور احمد صاحب طالب علم جماعت دہم نے کی اس کے بعد مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب نے جناب ماسٹر صاحب کی خدمات کو سراہا۔ اور مولوی بشیر احمد صاحب زاہد سیکرٹری اصلاح و ارشاد نے سٹاف کی طرف سے ماسٹر صاحب کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔

مکرم ماسٹر صاحب نے ایڈریس کے جواب میں تقریر فرمائی جس میں طلباء کو بعض ہدایات سے مستفیض فرمایا۔ اجلاس دعا کے بعد ختم ہوا۔ جس کے بعد سٹاف نے مکرم ماسٹر صاحب کو الوداعی پارٹی دی۔

(نامہ نگار)

درخواستہائے دعا

(۱) میری ممانی (سردار بیگم) کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب و درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو کامل شفا دے۔ آمین

(خالد رشید درجہ دہم الف چک ۸۵/۸ R.B - لائلپور۔ حال ربوہ)

(۲) مکرم صوفی محمد ابراہیم صاحب سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی بڑی بیٹی تا حال بیمار ہے احباب سے اس کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمد شفیع صدر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ)

(۳) خاکسار کی والدہ۔ بیوی۔ ہمشیرہ اور اس کے بچے کئی دن سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (مستری محمد عبداللہ دارالرحمت ربوہ)

(۴) برادرم ڈاکٹر احسان علی صاحب کی دختر اہلیہ محمد عمر صاحب بشیر تاجر ڈھاکہ سخت بیمار ہے اور جانکی ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں (سردار رحمت اللہ قادیانی۔ ربوہ)

(۵) مکرم سید خلیل شاہ صاحب پٹیالوی حال سیالکوٹ کے پاؤں کا اپریشن ہوا ہے سلسلہ کے تمام دوستوں سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد صحت عطا فرمائے۔ آمین

نیز خاکسار کی والدہ محترمہ (دختر منشی ہاشم علی صاحب مرحوم سنوری) ایک ماہ سے زیادہ بیمار رہی ہیں احباب ان کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

(محمد احمد قمر سنوری۔ سیالکوٹ شہر)

(۶) مکرم مولوی احمد الدین صاحب جھنگ بازار۔ جھنگ صدر عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ پہلے ان کو درد شکم کی تکلیف تھی۔ اس مرض سے افاقہ ہو گیا تو نزلہ و کھانسی و بخار وغیرہ کی تکلیف لاحق ہو گئی۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب کرام ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں

(عبدالرحیم شرما۔ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ)

چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندہ ہے

احباب کو علم ہوگا کہ ہر سال جماعت احمدیہ کے مرکز ربوہ میں شمع احمد کے ہزاروں پروانے یہاں آکر اپنی روحانی پیاس کو بجھاتے ہیں اور اپنے دلوں کو نور ایمان سے منور کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ابتداء ہی سے چندہ جلسہ سالانہ کو لازمی چندہ قرار دیا ہوا ہے۔ کیونکہ اس چندہ کی رقم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشاق اور معزز مہمانوں کی مہمان نوازی پر خرچ ہوتی ہے۔ اس عظیم الشان اجتماعی خدمت سے جو عظیم الشان برکات حاصل ہوتی ہیں اس کا انسان اندازہ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ روز و شب کی دعا اور عبادات سے انسان اپنے اندر ایک روحانی انقلاب محسوس کرتا ہے

اس سال ۶۰-۱۹۵۹ء کے لئے جلسہ سالانہ کے اخراجات کا بجٹ ایک لاکھ روپیہ تجویز کیا گیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ مہمانوں کی تعداد کے پیش نظر یہ رقم کوئی زیادہ نہیں۔ احباب خوب جانتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے لئے اجناس کی فراہمی کا کام کئی مہینے پہلے شروع کیا جاتا ہے اور اس مرتبہ تو سیلاب کی وجہ سے اجناس وغیرہ کے حصول کے لئے بعض ناگزیر مشکلات بھی ہیں۔ جن پر قابو پانا محض اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہوگا۔

پس احباب اور عہدہ داران جماعت کا فرض ہے کہ وہ ابھی سے چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی پوری کوشش فرمائیں۔ اور جو رقم ساتھ کے ساتھ جمع ہوتی رہے اسے اسی وقت ساتھ کے ساتھ مرکز میں افسر صاحب خزانہ صدر انجمن کے نام بھیجتے رہیں۔ جماعتوں میں تا حال اس چندہ کی وصولی بالکل معمولی ہے۔ اور اگر خدانخواستہ یہ رفتار رہی تو جلسہ کے انتظامات میں بہت سی دقتوں کا احتمال ہے۔ پس اس اعلان کو پڑھتے ہی عہدیداران خصوصاً پریذیڈنٹ و امراء صاحبان نیز سیکرٹری صاحبان مال کا فرض ہے کہ وہ احباب جماعت کے پاس پہنچیں اور ان سے حتی الامکان نقد وصول کر کے رقم فوری طور پر مرکز کو ارسال فرمائیں۔

جیسے کہ دوست جانتے ہیں اس چندہ کی شرح ماہوار آمد کا دسواں حصہ ہے۔ اور تمام سال میں صرف ایک ہی دفعہ دینا ہوتا ہے۔ پس امید ہے کہ احباب اس طرف پوری توجہ فرمائیں گے۔

(ناظر بیت المال۔ ربوہ)

ناظمین ضلع کا انتخاب

امراء اصحاب ازراہ کرم اہتمام فرمائیں

تمام امراء اضلاع کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ انصار اللہ کے دستور اساسی کے قاعدہ نمبر ۱۵۶ (جو حسب ذیل ہے) کے مطابق ازراہ کرم جلد اپنے اپنے ضلع میں ناظم ضلع کے انتخاب کا اہتمام فرمائیں اور اپنی سفارش کے ساتھ نام منظوری کے لئے صدر محترم کی خدمت میں بھجوا دیں۔ " ۱۵۶۔ ناظم ضلع کا انتخاب امیر مقامی۔ پریذیڈنٹ یا ان کے نمائندگان کی نگرانی میں ہوگا۔ جس میں مجالس ماتحت کے زعماء اعلیٰ۔ زعماء اور نمائندگان شوریٰ انصار اللہ شریک ہوں گے۔ کورم ½ ہوگا۔ اگر ایک بار اجلاس بلانے پر کورم پورا نہ ہوگا تو دوسری بار کورم ⅓ ہوگا۔ انتخاب کے لئے اشارتاً یا وضاحتاً پراپیگنڈا کی اجازت نہ ہوگی۔ منتخب شدہ نام منظوری کے لئے صدر مجلس کو بھجوایا جائے گا۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

---

(۷) عزیزم میجر عبدالحمید قریباً ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ (عبدالرحیم شرما دارالرحمت وسطی ربوہ)

(۸) ہمشیرہ برادرم لطیف احمد صاحب احمدی ساکن گوٹھ رحمت علی ضلع نوابشاہ شدید بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے

(حافظ احمد پریذیڈنٹ جماعت دریا خاں مری ضلع نواب شاہ)

(۹) میری ہمشیرہ بعارضہ بخار بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ سے کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ملک محمد سلیم لالہ موسیٰ محلہ کریم پورہ ضلع گجرات)

دعائے نعم البدل:۔ مکرم سید غلام احمد صاحب نثار ابن مکرم حضرت سید نذیر حسین شاہ صاحب مرحوم و مغفور سکنہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کا اکلوتا لڑکا عزیزم سید عبدالباسط طاہر بعمر گیارہ سال چار ماہ بیمار رہ کر فوت ہو گیا ہے احباب کرام پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں نیز دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اور کو نعم البدل بھی عطا فرمائے۔

(بشیر احمد زاہد عربک ٹیچر از گھٹیالیاں)

منتقلی کے بعد متروکہ املاک کرایہ پر دینے کی مکمل آزادی ہوگی

کیٹگری بی اور سی مکانوں کے لئے درخواستیں ۳۰ نومبر تک طلب کر لی جائیں گی

چیف سیٹلمنٹ کمشنر کا بیان

لاہور ۱۶ نومبر۔ سید ہاشم رضا چیف سیٹلمنٹ کمشنر پاکستان نے آج ایک بیان میں اپنے اس فیصلے کا اعلان کیا ہے کہ جن لوگوں کو متروکہ جائیدادوں کے عبوری مالکانہ حقوق دیئے گئے ہیں انہیں مکانات یا دکانوں میں کسی اور کرایہ دار کو بھی بٹھانے کی مکمل اجازت ہوگی۔ تاکہ اقساط کی ادائیگی کے سلسلہ میں انہیں کچھ مالی امداد مل سکے۔

سیٹلمنٹ کمشنر نے کہا کہ ایسی متروکہ دکانوں یا مکانوں میں کسی اور کرایہ دار کو بٹھانے کے سلسلے میں کوئی شرط عاید نہیں کی گئی۔ اس کے بارے میں وہ لوگ پوری طرح آزاد ہوں گے جنہیں عبوری مالکانہ حقوق دیئے گئے ہیں۔ محکمہ بحالیات نے ان لوگوں سے ۱۹۵۶ء کے کرایہ کی بنیاد پر کرایہ وصول کیا ہے۔ لیکن اب انہیں اختیار حاصل ہے کہ وہ بلدیہ یا کسی اور مقامی اتھارٹی کی تازہ ترین تشخیص کے مطابق اپنے کرایہ داروں سے کرایہ وصول کریں۔

وقف علی الاولاد

آپ نے "وقف علی الاولاد جائیداد" کے توثیق یافتہ کلیموں کے مالکوں کے لئے معاوضہ کی کتابیں جاری کرنے سے متعلق ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ایسے کلیموں کو واحد کلیم قرار دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ لہٰذا ان کے لئے معاوضہ کی صرف ایک کتاب "متولی" یعنی متروکہ جائیداد کے مالک کے نام جاری کی جائے گی۔

"بی" اور "سی" قسم کے مکانات

سید ہاشم رضا نے اس امر کا انکشاف کیا کہ سیٹلمنٹ کے سارے علاقوں میں "بی" اور "سی" قسم کے مکانات پسند کرنے کا پروگرام جلد ہی شروع کیا جائے گا۔ اور جلد ہی مکانات کی ان دونوں قسموں کی فہرستیں شائع کر دی جائیں گی۔ آپ نے کہا میں نے مغربی پاکستان اور کراچی کے سارے ایڈیشنل سیٹلمنٹ کمشنروں کو ٹیلیفون پر ہدایت کر دی ہے۔ کہ وہ "بی" اور "سی" قسم کے مکانات کی فہرستیں شائع کر دیں۔ ایڈیشنل اور ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر پسند کرنے کے اصول کے مطابق فارم "ای" پر تیس نومبر سے پہلے پہلے درخواستیں طلب کریں گے متعلقہ دعویدار مہاجر "بی" اور "سی" قسم کی فہرستیں دیکھ کر اپنے مکان پسند کریں گے اور اس کے لئے درخواستیں پیش کریں گے۔ متعلقہ افسران فہرستوں کو مقامی طور پر شائع کریں گے۔ اور خواہش مند حضرات انہیں خرید سکیں گے۔

چیف سیٹلمنٹ کمشنر نے معاوضہ کی بڑھائی گئی شرح کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس سے انقلابی حکومت کے اس ارادے کا بخوبی علم ہو سکتا ہے کہ وہ دعویدار مہاجروں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچانے کی متمنی ہے۔

آپ نے کہا چونکہ معاوضہ کی کتابیں جاری کرنے کا کام قریب قریب مکمل ہو چکا ہے اور چونکہ معاوضہ پرانے سکیل کے مطابق مقرر کیا جا چکا ہے لہٰذا دعویدار مہاجروں کو متروکہ جائیداد کے حقوق منتقل کرتے وقت انہیں نئے سکیل سے مستفید کیا جائے گا جن دعویدار مہاجرین کے لئے اقساط مقرر ہو چکی ہیں انہیں متعلقہ سیٹلمنٹ مرکزی اکونٹ برانچوں سے معاوضے کے نئے سکیل کے مطابق از سر نو اقساط مقرر کرا لینی چاہئیں جن دعویدار مہاجروں کو مکانات پسند کرنے کی سکیم کے مطابق مکانات کے حقوق منتقل کئے جائیں گے۔ ان سے بیع نامے دیتے وقت نئے سکیل کے مطابق قیمت وضع کی جائے گی۔ آپ نے کہا جلد ہی معائنہ کی ٹیمیں سیٹلمنٹ کے مختلف مراکز کا دورہ کریں گی۔ انہیں جس جگہ بھی معلوم ہوا کہ کام کی رفتار ڈھیلی ہے وہاں وہ کام کی رفتار تیز کرنے کے لئے ضروری انتظامات کریں گی تاکہ کام مقررہ وقت پر ختم ہو جائے۔

نامزدگی کے "طریقے" کی وضاحت

ڈھاکہ ۱۶ نومبر مسٹر محمد ابراہیم وزیر قانون نے ایک ملاقات میں بنیادی جمہوریتوں پر روشنی ڈالی آپ نے کہا کہ غالباً نامزدگی کا طریقہ ایسا ہوگا کہ جو لوگ انتخابات ہار جائیں گے انہیں کسی صورت میں بھی نامزد نہ کیا جائے اس کے علاوہ کسی سرکاری افسر کو نامزد نہیں کیا جائے گا صرف ایسے افراد کو نامزد کیا جائے گا جو بنیادی جمہوریتوں کے تحت قائم ہونے والے اداروں کی رکنیت کے اہل ہوں ان کا ماضی داغدار نہ ہو اور ان کا تعلق ایسے عناصر سے ہو جنہیں کم نمائندگی ملی ہو یا نہ ملی ہو ایسے عناصر میں مزدور عورتیں بھی شامل ہو سکتی ہیں۔ مسٹر محمد ابراہیم نے کہا کہ وزارت قانون لاء کمیشن کی رپورٹ پر غور کر رہی ہے۔ اس کے بعد وہ رپورٹ کے بارے میں اپنے خیالات کابینہ کی سب کمیٹی کو پیش کر دے گی لہٰذا آخری فیصلہ خود کابینہ کرے گی

نئے لیبر قوانین کا مقصد مزدوروں کو خوشحال بنانا ہے

(جنرل برکی)

"علاقائی، لسانی اور نسلی تعصبات کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ دیں"

پشاور ۱۶ نومبر۔ وزیر محنت لیفٹیننٹ جنرل واجد علی برکی نے علاقائی لیبر کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے مزدوروں پر زور دیا کہ وہ ہر قسم کے علاقائی لسانی اور نسلی تعصبات کو ہمیشہ کے لئے بھول جائیں۔ آپ نے کہا اگر ہم پنجابی سندھی۔ بنگالی اور پٹھان کی بنیاد پر سوچیں گے تو اس سے پاکستان کی بنیادیں کمزور ہو جائیں گی۔

یہ کانفرنس مغربی پاکستان فیڈریشن آف لیبر کی تشکیل کمیٹی کے زیر اہتمام کنگھم پارک میں ہو رہی ہے اور پانچ دن جاری رہے گی اس میں پشاور ریجن ساٹھ سے زیادہ مزدور یونینوں کے عہدیدار اور مغربی پاکستان کے مختلف علاقوں سے کافی تعداد میں مندوبین شرکت کر رہے ہیں۔ کانفرنس کی صدارت مغربی پاکستان فیڈریشن آف لیبر کے صدر مسٹر اسلم دے خطیب کر رہے ہیں۔

وزیر محنت نے مزدوروں کے اتحاد پر زور دیتے ہوئے کہا کہ "اسلام ہمیں اتحاد و اخوت کا درس دیتا ہے مسلمان خواہ دنیا کے کسی بھی حصہ میں ہوں وہ ایک قوم کے افراد اور بھائی بھائی ہیں۔ اس لئے ہم سب کو مل کر آگے بڑھنا چاہئیے اور متحد ہو کر خالص قومی جذبات کو اپنانا چاہئیے۔ اسی پر پاکستان کی ترقی کا دار و مدار ہے۔

نئی حکومت کی لیبر پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے جنرل برکی نے کہا۔

ان قوانین کا مقصد مزدوروں کی بھلائی اور ان کے جائز مفادات کی حفاظت کرنا ہے جس کے نتائج ملکی صنعت کی ترقی کی صورت میں ظاہر ہوں گے۔ آپ نے مزید کہا "صنعتی تنازعوں سے متعلق قوانین، لیبر پالیسی کا سنگ میل ہیں جو نئے لیبر قوانین بنائے گئے ہیں ان کا مقصد بھی مزدوروں کو خوشحال کرنا ہے۔

جنرل برکی نے کہا۔ عنقریب ہی مزدوروں اور مالکوں کے نمائندوں کی ایک کانفرنس بلائی جا رہی ہے تاکہ صدر ایوب خان کی تجویز کے مطابق فریقین کے نمائندوں پر مشتمل ایک مشترکہ ادارہ قائم کیا جائے جو ان کے مسائل حل کر سکے۔

تعلیمی کمیشن کی رپورٹ پر غور

راولپنڈی ۱۶ نومبر۔ تعلیمی کمیشن کی رپورٹ پر غور کرنے کے لئے جو سب کمیٹی مقرر کی گئی تھی وہ ۱۸ نومبر سے رپورٹ پر غور شروع کر دے گی سب کمیٹی کا اجلاس تین روز جاری رہے گا اس میں صوبائی گورنمنٹوں کے نمائندے بھی شریک ہوں گے

شام کے لئے امریکی قرضہ

قاہرہ ۱۶ نومبر امریکہ نے متحدہ عرب جمہوریہ کے صوبہ شام کو چھیانوے لاکھ ڈالر قرض دیا ہے۔ قرضہ کی اس رقم سے شام پچھتر ہزار ٹن امریکی گندم اور پچھتر ہزار ٹن امریکی جو خریدے گا اس سلسلہ میں ایک معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔

ایران میں فوجی بھرتی

تہران ۱۶ نومبر۔ ایران کی فوجی بھرتی کے محکمہ نے حکم دیا ہے کہ جو نوجوان ۱۹۳۳ء اور ۱۹۳۸ء کے درمیانی عرصے کی پیدائش کے ہیں انہیں اپنے آپ کو فوجی بھرتی کے محکمہ میں پیش کرنا چاہیئے۔

ولادت

بروز جمعۃ المبارک (۶ نومبر ۱۹۵۹ء) کو کراچی میں میرے عزیز سید ظہور احمد سلمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ یہ میرے برادر نسبتی سید مقبول حسن صاحب مرحوم کا پوتا اور میرے ہم زلف مولوی سید احمد علی صاحب مربی جماعت احمدیہ لائلپور کا نواسہ ہے۔ احباب بچہ اور زچہ کی صحت و سلامتی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز مولود کے نیک اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(ملک فضل حسین احمدی مہاجر۔ ربوہ)

درخواست دعا

مکرم محمد سلیم صاحب قائد خدام الاحمدیہ بنگانہ صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے مقدمہ میں باعزت بری ہو گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہر قسم کے دینی و دنیاوی شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

(عبدالغنی کریانہ سٹور گوراسی پلاٹ۔ ربوہ)

پاکستان ترکیہ اور ایران کے سربراہوں کی کانفرنس شروع ہو گئی

تہران ۱۷ نومبر۔ عدنان مندریس وزیر اعظم ترکیہ کل شام صدر پاکستان اور شہنشاہ ایران سے تبادلہ خیالات کرنے کے لئے ایک خاص طیارے کے ذریعے تہران پہنچ گئے۔ فطین زورلو وزیر خارجہ اور وزارت خارجہ ترکیہ کے چند دوسرے افسر بھی ان کے ہمراہ آئے ہیں۔ انہوں نے آج رات صدر پاکستان اور شہنشاہ ایران سے بات چیت شروع کر دی

یہ بات چیت کل بھی جاری رہے گی۔

پرسوں وہ صدر پاکستان کو اپنے ہمراہ لیکر عازم ترکیہ ہو جائیں گے

صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان شہنشاہ ایران کی معیت میں اصفہان اور شیراز کے مختصر سے دورے کے بعد واپس تہران پہنچ گئے۔ ڈاکٹر منوچہر اقبال وزیر اعظم۔ آقائے حسین اعلےٰ وزیر دربار کابینہ کے دوسرے ارکان اور اعلےٰ سول اور فوجی افسروں نے مہرآباد کے ہوائی اڈے پر استقبال کیا۔

شجاعت فرض شناسی اور قومی خدمات پر فوجیوں کے لئے اعزازات

—فورٹریس سٹیڈیم میں شاندار تقریب—

لاہور ۱۷ نومبر صوبائی دار الحکومت کے ہزاروں نوجوانوں نے کل صبح فورٹریس سٹیڈیم لاہور چھاؤنی میں نہایت روح پرور منظر دیکھا جبکہ بری فوج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ نے غیر معمولی شجاعت فرض شناسی اور قومی خدمت کے لئے گراں قدر تمغہ جات عطا کئے۔

یہ دلکش اور پروقار تقریب صبح ساڑھے آٹھ بجے تک منعقد ہوئی۔ جس کے دوران دس تمغہ ہائے جرأت عطا کئے گئے۔ جن میں سے آٹھ تمغے بعد از فوت تھے۔ اس لئے میدان جنگ میں جاں بحق ہونے والے ان سپوتوں کے نزدیکی رشتہ داروں نے یہ قابل فخر اعزازات حاصل کئے۔ ان خوش نصیبوں میں تین خواتین بھی تھیں۔

اعلان نکاح

برادرم محترم غلام احمد صاحب ولد ڈاکٹر احمد بخش صاحب مرحوم کا نکاح محترمہ رحمت بی بی صاحبہ بنت رحم علی صاحب مرحوم کے ہمراہ بعوض ایک ہزار روپیہ مہر برمکرم پروفیسر قاضی محمد برکت اللہ صاحب ایم۔ اے نے بتاریخ ۱۱ نومبر ۵۹ء میرپور میں پڑھا۔ احباب سے التماس ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک کرے۔ آمین (مشتاق احمد ہیڈ کانسٹیبل ۲۴۹ پیرنکار عدالت صدر میرپور آزاد کشمیر

صدر آئزن ہاور کا دورۂ پاکستان

کراچی ۱۷ نومبر۔ پاکستانی افسروں اور امریکہ سے آئی ہوئی پارٹی کی کانفرنس میں صدر آئزن ہاور کے دورہ پاکستان کے پروگرام کو آخری شکل دے دی گئی ہے۔ یہ کانفرنس کل صبح وزارت خارجہ میں منعقد ہوئی تھی

امریکی پارٹی کے قائد صدر آئزن ہاور کے پریس آفیسر مسٹر جیمز ہیگرٹی نے بتایا کہ آج رات اس سلسلہ میں وزارت خارجہ امریکہ کو اطلاع دے دی جائے گی

حکومت پاکستان نے بھی کل صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کو اس پروگرام کی اطلاع دے دی۔ مسٹر ہیگرٹی نے ایک بیان میں کہا جب دونوں صدر اس پروگرام کی منظوری دے دیں گے تو اسے عوام کی معلومات کے لئے شائع کر دیا جائے گا۔

وزیر اعظم چین چواین لائی کی تجاویز ناقابل عمل ہیں! (پنڈت نہرو)

نئی دہلی ۱۷ نومبر پنڈت نہرو نے چین کی اس تجویز کا خیر مقدم کیا کہ سرحدی جھڑپوں کے سدباب کے لئے ضروری تدابیر اختیار کرنی چاہئیں لیکن آپ نے مسٹر چواین لائی وزیر اعظم چین کی پیش کردہ تجاویز کو ناقابل عمل قرار دیا اور کہا کہ بھارت کی طرف سے ان کے جواب میں کچھ اور تجاویز پیش کی گئی ہیں جو بھارت کے نزدیک قابل عمل ہیں اور ان سے سرحدوں کے تنازع کا تصفیہ بھی ہو سکتا ہے۔

یاد رہے کہ مسٹر چواین لائی کی طرف سے یہ تجویز پیش کی گئی تھی کہ سرحد پر ۲۵ میل چوڑا غیر جانبدار علاقہ (نو مینز لینڈ) قائم کر دیا جائے۔ جس میں فریقین کی فوجیں داخل نہ ہو سکیں دوسری تجویز یہ تھی کہ دونوں ملکوں کے وزرائے اعظم مستقبل قریب میں سرحدی تنازعات رفع کرنے کے بارے میں ملاقات کریں

—درخواست دعا—

میرے لڑکے محمد صدیق شاہد مربی راولپنڈی کے ہاتھ کا مورخہ ۱۱-۱۱-۵۹ کو دوبارہ اپریشن ہوا ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کے تحت شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے آمین (محمد یعقوب کاتب الفضل)

—چین اور بھارت کا تنازعہ—

امریکہ نے بھارتی موقف کی واضح حمایت سے انکار کر دیا

واشنگٹن ۱۷ نومبر امریکی وزیر خارجہ مسٹر کرسچین ہرٹر نے کمیونسٹ چین اور بھارت کے سرحدی تنازعہ کے سلسلہ میں بھارتی دعووں کو مشکوک ظاہر کیا ہے۔ وزیر خارجہ نے اپنی حالیہ پریس کانفرنس میں چین اور بھارت کو اہمیت دی

ٹائمز آف انڈیا کی رپورٹ کے مطابق جب دو سو نامہ نگار کانفرنس ہال سے باہر آئے تو وہ حیران تھے کہ مسٹر ہرٹر نے چین اور بھارت کے تنازعہ کے سلسلہ میں اتنی لاتعلقی کا اظہار کیوں کیا اور انہوں نے ایک سے زیادہ بار چین اور بھارت کے موقف کو مساوی حیثیت دے کر غیر جانبداری ایک ایسی روش کا ثبوت کیونکر دیا جو امریکی انداز فکر کے منافی معلوم ہوتی ہے پریس کانفرنس کے بعد نامہ نگاروں کا عام تاثر یہ تھا کہ مسٹر ہرٹر نے وہی انداز اختیار کیا ہے۔ جس کے خود مسٹر ہیوم عادی ہیں۔

جب مسٹر ہرٹر سے دریافت کیا گیا کہ چین اور بھارت کے سرحدی تنازعہ میں امریکہ کو کس حد تک دلچسپی ہے۔ تو مسٹر ہرٹر نے کسی گرمجوشی کا مظاہرہ کئے بغیر کہا۔ اس سلسلے میں کسی فریق نے بھی ہم سے کوئی اپیل نہیں کی۔ یہ مسئلہ امریکہ کے سامنے سرکاری طور پر کبھی نہیں لایا گیا۔ صرف ایسی صورت میں اس کا نوٹس لے سکتے ہیں کہ دونوں میں سے کوئی ایک قوم اس مسئلہ کو امن کے لئے خطرہ قرار دیتے ہوئے اقوام متحدہ سے مداخلت کی اپیل کرے اور یا کسی قوم سے بیچ بچاؤ کرانے کی درخواست کرے

ٹائمز آف انڈیا کی رپورٹ میں کہا گیا ہے۔ مسٹر ہرٹر کے اس جواب سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا امریکہ واقعی یہ توقع رکھتا ہے کہ چین کسی مرحلے پر امریکہ یا اقوام متحدہ سے اپیل کی ضرورت محسوس کریگا۔ نامہ نگاروں نے مسٹر ہرٹر کے جواب پر خیال ظاہر کیا کہ چین اور بھارت کے موقف کو ایک ہی سطح پر لا کر مسٹر ہرٹر عملاً بھارت کی خاموشی پر لطیف انداز میں تبصرہ کر رہے ہیں۔ کیونکہ بھارت کے سکوت نے امریکی حکومت کو یہ موقعہ ہی مہیا نہیں کیا۔ کہ وہ سرحدی تنازعہ کے متعلق کوئی رائے قائم کرتی۔ مسٹر ہرٹر نے بھارتی مفاد کے منافی یہ بات بھی کہی کہ بھارت اور چین کی سرحد مدت سے بڑی حد تک غیر معین چلی آ رہی ہے۔ مسٹر ہرٹر نے مزید کہا۔ خاص طور پر شمال مغربی علاقے کے نقطہ نظر سے ہمیں اس بات کا براہ راست کوئی علم نہیں کہ دونوں ملکوں کے درمیان قطعی سرحد کونسی ہو سکتی ہے میں میکموہن لائن کے متعلق بھی وثوق سے کچھ نہیں کہہ سکتا